مسیح میں نئی زندگی: طاقتور مسیحی زندگی کی بنیادیں

سیشن آٹھ

خدا آپ کو برکت دے، اور مسیح میں نئی زندگی کے سیشن 8، طاقتور مسیحی زندگی کے بنیادی اصولوں میں خوش آمدید۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس کلاس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اور اس سے برکت پا رہے ہیں۔ ہم نجات اور نجات دہندہ کی ضرورت کے بارے میں ایک نیا حصہ شروع کریں گے۔ اس حصے میں ہم مندرجہ ذیل موضوعات کا احاطہ کریں گے:

ہم زوال سے آغاز کریں گے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، آدم نے باغِ عدن میں شروعات کی اور وہ گر گیا۔ ہم اس کا جائزہ لیں گے اور اس کے اثرات کو دیکھیں گے۔

پھر ہم اس حصے کی طرف بڑھیں گے کہ اختیار کس کے پاس ہے۔ جب آدم باغ میں تھا، خدا نے اسے زمین کا اختیار دیا تھا، اور جب وہ گرا، اس نے وہ اختیار کھو دیا۔ اب اختیار کس کے پاس ہے؟ ہم اس کا مطالعہ کریں گے۔

ہم نجات اور نجات دہندہ کی ضرورت پر غور کریں گے۔

اور یقیناً، ہم نجات دہندہ یسوع مسیح پر نظر ڈالیں گے۔

ہم ایمان کے ذریعے نجات پر غور کریں گے کہ ایمان کیا ہے۔

ہم مسیحی کلیسیا کا مطالعہ کریں گے۔ یہ کب شروع ہوئی؟ یہ کب ختم ہوئی؟ اور ہم لفظ "کلیسیا" پر غور کریں گے۔

ہم نئی پیدائش اور اس بات کا مطالعہ کریں گے کہ آپ اس فضل کے دور میں اپنی نجات کھو نہیں سکتے۔

یہ کچھ چیزیں ہیں جن کا ہم مطالعہ کریں گے۔ ہم زوال کے مطالعے سے آغاز کریں گے۔ براہ کرم اپنی بائبل کو 1 کرنتھیوں 15:45 پر کھولیں۔ جب آپ کلامِ خدا کے بارے میں سوچتے ہیں، آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ کلامِ خدا کی ساکھ دو آدمیوں کے بارے میں ہے: پہلا آدمی، آدم، نے سب کچھ برباد کر دیا؛ آخری آدم، یسوع مسیح، اسے درست کر رہا ہے، اور ایک دن یہ مکمل طور پر درست ہو جائے گا۔ لہٰذا صحیفوں میں دو آدمی ہیں، دو آدم۔

1 کرنتھیوں 15:45

چنانچہ لکھا ہے کہ پہلا آدمی آدم زندہ روح بنا، آخری آدم زندگی بخشنے والی روح بنا۔

یقیناً، زندگی بخشنے والی روح کا حوالہ یسوع مسیح (دوسرے آدم) کے روحانی جسم سے ہے۔ یہاں نوٹ کریں کہ پہلا آدمی آدم اور دوسرا آدمی آدم ایک کھیل کے میدان پر ایک ساتھ ہیں۔ جب خدا نے آدم اور حوا کو پیدا کیا، وہ خدا کی بنائی ہوئی سب سے شاندار تخلیق تھے۔ بعض اوقات لوگ کہتے ہیں، "وہ صرف عام انسان تھے"؛ اس قسم کی عبارت انسانوں کو کمتر دکھاتی ہے۔ بلکہ، جب خدا نے آدم کو پیدا کیا، وہ وہ سب سے کامل وجود تھا جس کا آپ تصور کر سکتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ، انسانوں کے طور پر، ہم گناہ کی فطرت سے متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن جب خدا نے یسوع مسیح کو بنایا، وہ بالکل پہلے آدم کی طرح تھا، اتنا کہ خدا نے اسے دوسرا آدم کہا۔ اور یسوع مسیح کی عظیم کامیابی کا حصہ یہ تھا کہ اس نے شیطان کے ہر وار کو برداشت کیا۔ وہ سو فیصد خالص انسان تھا۔ وہ بالکل پہلے آدم کی طرح تھا۔

پہلا آدم آزمائش کے سامنے جھک گیا، لیکن ہمارا نجات دہندہ، یسوع مسیح، شکر ہے کہ کبھی نہیں جھکا۔ وہ ایک خالص انسان تھا اور اس نے آزمائش کا مقابلہ کیا۔ وہ دشمن کے ساتھ آمنے سامنے کھڑا ہوا اور ڈٹ کر مقابلہ کیا، اور اس نے ہماری نجات کو پورا کیا۔ اور ہم اس کے بارے میں سیکھیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا، پورا کلامِ خدا بنیادی طور پر دو آدمیوں کی کہانی ہے۔ ہم نے پیدائش کے ابواب 1 سے آغاز کیا، جہاں خدا نے پہلے آدم کو پیدا کیا۔ دوسرے آدم کی پہلی پیشین گوئی پیدائش، ابواب 3 میں ہے۔ خدا یہاں باغ میں سانپ سے بات کر رہا ہے:

پیدائش 3:15

اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور اس کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا۔

یہ نسل، یا عورت کا بیج، یسوع مسیح ہے۔ لہذا، پیدائش 3:15 سے شروع کرتے ہوئے، ہمارے پاس یسوع مسیح کی سب سے پہلی پیشین گوئی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، پورا کلامِ خدا دو آدمیوں کی کہانی ہے: پہلا آدم اور دوسرا آدم۔

آیئے ہم ایک ابواب پیچھے جائیں، پیدائش 2:7 پر، اور انسان کی فطرت کے مطالعے، یعنی انسان کے علم پر تھوڑی سی بات کریں۔ ہمارے یونانی-رومی پس منظر کی فلسفیانہ اور مذہبی سمجھ کی وجہ سے، مذہبی لوگوں کو عام طور پر انسان کے اجزاء کے بارے میں غلط فہمی ہوتی ہے، اور میں یہ لفظ درست طریقے سے استعمال کر رہا ہوں۔ انسان وہ ہے جو انسان کے اجزاء سے بنتا ہے۔ یونانی فلسفہ یہ تھا کہ انسان ایک جسم ہے جسے جان نے زندہ کیا، جو ایک آزاد قوت تھی جو جسم سے الگ ہو کر زندہ رہ سکتی تھی۔ یونانیوں کا یقین تھا کہ جان ایک قوت ہے، بالکل بھوت کی طرح، جو خود زندہ رہتی ہے، خود سوچتی ہے، خود حرکت کرتی ہے، جسم کے اندر یا باہر۔ یونانیوں کا خیال تھا کہ یہ زندہ کرنے والی قوت، یہ جان، جسم میں رہتی ہے اور جسم میں قید ہوتی ہے۔ پھر، جب جسم

مر جاتا ہے، یہ آزاد ہو جاتی ہے اور خود حرکت کر سکتی ہے۔ انہوں نے اس زندہ قوت کو پسوخے یا جان کہا۔ (یہ بعد میں رومیوں تک منتقل ہوا اور کسی حد تک مسیحیت میں شامل ہو گیا۔ ہم اسے کلاس میں بعد میں تفصیل سے دیکھیں گے۔) اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کلامِ خدا کی ساکھ یہ نہیں کہتی۔

کلامِ خدا کے مطابق انسان کی فطرت کا مطالعہ یہ ہے کہ انسان ایک مربوط وجود ہے۔ ہاں، ایک جسمانی جسم ہے۔ ہاں، ایک زندہ کرنے والی قوت ہے، اور یہ زندہ قوت، جسے کلامِ خدا جان کہتا ہے، جسم کو زندہ کرتی ہے۔ جسم اس زندہ قوت کے بغیر زندہ نہیں ہوتا، اور زندہ قوت جسم کے بغیر زندہ نہیں ہوتی۔ ہم یہ دیکھ سکتے ہیں جیسے کلامِ خدا ترقی کرتا ہے۔ کلاس میں بعد میں، ہم ایک پورا سیشن اس بات پر لیں گے کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے۔ لیکن یہ اسے متعارف کرانے کی جگہ ہے، کیونکہ خدا ابھی انسان کو بنا رہا ہے۔ تو آیئے پیدائش 2:7 پر ایک نظر ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ خدا نے آدم کو کس طرح بنایا۔

پیدائش 2:7

اور خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا۔

آپ کو یہ آیت یاد ہو سکتی ہے۔ بہت سے جنازوں میں کہا جاتا ہے، "مٹی سے مٹی، خاک سے خاک۔" صحیفہ کہتا ہے، "تو خاک ہے، اور خاک کی طرف لوٹے گا۔" لہٰذا آدم کا جسم بننے کے وقت وہ ایک بے جان جسم تھا۔ پھر خدا نے اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور، جیسا کہ کہا گیا، "انسان جیتی جان ہوا۔" یہاں دلچسپ بات یہ ہے کہ این آئی وی نے لفظ وجود کا انتخاب کیا۔ یہ درست ہے، لیکن یہ اصل کے مقابلے میں اتنا واضح نہیں ہے۔ اصل میں یہاں لفظ نفیش ہے، جو عبرانی زبان میں جان کے لیے ہے۔ لہٰذا خداوند خدا نے آدم میں—جو جسم زمین پر پڑا تھا—زندگی کا دم پھونکا۔ جسم زندہ ہو گیا، اور کہا گیا کہ وہ جیتی جان ہوا۔

نوٹ کریں کہ زندہ جسم کو جان کہا گیا۔ ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ لفظ جان جسم میں موجود زندہ قوت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کچھ جگہوں پر لفظ نفیش اس زندہ قوت کے لیے استعمال ہوتا ہے جو جسم کو زندہ کرتی ہے۔ تاہم، اگر آپ لفظ جان کا مطالعہ کریں گے، تو آپ دیکھیں گے کہ زیادہ تر یہ اس طرح استعمال ہوتا ہے جیسے زبور میں کہا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، زبور میں آپ پڑھ سکتے ہیں، "میری جان رب کی حمد کرے گی۔" اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کے اندر کوئی مادہ ہے جو رب کی حمد کر رہا ہے جبکہ آپ کا جسم کچھ نہیں کر رہا۔ نہیں، لفظ جان اسی طرح استعمال ہوتا ہے کہ "میری جان رب کی حمد کرے گی" کا مطلب ہے کہ میں رب کی حمد کروں گا۔

اس آیت میں دوبارہ نوٹ کریں، ایک جسم تھا، پھر جسم کو زندہ کیا گیا، اور زندہ جسم کو جان کہا گیا۔ یہ سمجھنا بہت، بہت ضروری ہے۔ جب خدا نے آدم کو بنایا، جیسا کہ میں نے کہا، اس نے آدم کو کامل بنایا۔ بدقسمتی سے، جو ہوا وہ یہ ہے کہ گناہ کی فطرت، جو انسان نے زوال کے وقت حاصل کی، نے ہم پر اس قدر غلبہ پایا۔ ہم اتنی بار ناکام ہوئے، ہم اتنی کثرت سے گناہ کرتے ہیں، ہم اپنے خیالات پر اختیار کھو دیتے ہیں، اور بعض اوقات اپنے اعمال پر بھی، اتنی تیزی سے کہ ایک نسل کے طور پر ہم نے انسان کو ایک ناقص تخلیق سمجھنا شروع کر دیا، بہترین حالت میں، اور بدترین حالت میں ایک مکمل ناکامی۔ اگر آپ زیادہ تر لوگوں سے پوچھیں کہ وہ اپنے بارے میں کیا سوچتے ہیں، تو وہ اپنے آپ کو زیادہ بلند نہیں سمجھتے؛ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پہلا آدم، جس طرح خدا نے انسان کو بنایا، وہ شاندار تھا۔ وہ کامل تھا؛ اس کی صلاحیت عظیم تھی؛ اور اگر آپ سڑک پر یسوع مسیح سے ملتے، اس سے بات کرتے، اس کے ساتھ رسولوں کی طرح چلتے۔ یسوع مسیح وہ سب کچھ تھا جو پہلا آدم تھا، وہ سب کچھ جو خدا ایک انسان کے لیے چاہتا تھا۔ یسوع مسیح مکمل طور پر آخری آدم تھا۔ یہی وہ ہے جو خدا نے اصل میں ہمارے لیے بنایا تھا اس سے پہلے کہ گناہ کی فطرت نے غلبہ حاصل کیا۔

اب آیئے زوال پر نظر ڈالیں، اور یہ کہ گناہ کی فطرت نے کس طرح غلبہ حاصل کیا۔ آپ اپنے "آپ سے پوچھ رہے ہوں گے،" یہ لفظ زوال کیا ہے؟ ہم اسے جو سکھانے جا رہے ہیں اسے زوال کیوں کہتے ہیں؟

:سب سے پہلے، جب خدا نے انسان کو زمین پر رکھا

پیدائش 1:28

اور خدا نے ان کو برکت دی اور ان سے کہا، "پھلو اور بڑھو اور زمین کو بھرو اور اسے تابع کرو۔ سمندر کی مچھلیوں پر "اور آسمان کے پرندوں پر اور ہر جاندار پر جو زمین پر چلتا پھرتا ہے، اختیار رکھو۔

خدا نے انسان کو زمین اور اس کی چیزوں پر اختیار کرنے کے لیے دیا۔ اس نے اسے اختیار دیا۔ پیدائش 2 اور 3 میں ہم دیکھیں گے کہ انسان نے یہ اختیار کس طرح کھو دیا، اس نے اس حاکمیت کو کسی اور کے حوالے کر دیا۔ اس اختیار کے نقصان سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس پورے واقعے میں گناہ اور گناہ کی فطرت کا انسان کی زندگی میں داخل ہونا شامل ہے۔ یہ ہماری نجات دہندہ کی ضرورت کا نقطہ آغاز ہے۔
:پیدائش 2:25 میں (آدم اور حوا کے بارے میں ایک بیان)

پیدائش 2:25

اور آدمی اور اس کی بیوی دونوں ننگے تھے، اور انہیں کوئی شرم نہ تھی۔

آدمی اور اس کی بیوی دونوں ننگے تھے۔ یہ ایک سادہ سچائی ہے، ہاں، اور انہیں کوئی شرم نہ تھی۔ یہ ان کے آپس میں اور خدا کے ساتھ تعلق کے معیار کے بارے میں بھی ایک بیان ہے۔ ننگا ہونا کھلا ہونا ہے۔ وہ

ظاہر ہونے کے لیے تیار تھے؛ وہ کمزور ہونے کے لیے تیار تھے؛ وہ آرام سے تھے اور خدا اور ایک دوسرے کے ساتھ کامل رفاقت میں تھے۔ اب دیکھیں کہ اس کامل رفاقت اور اس کھلے پن کا کیا ہوتا ہے۔

:پیدائش 3:1 میں کہا گیا ہے

پیدائش 3:1

اب سانپ خداوند خدا کے بنائے ہوئے تمام جنگلی جانوروں سے زیادہ چالاک تھا۔ اس نے عورت سے کہا، "کیا خدا نے واقعی کہا کہ تم باغ کے کسی درخت سے نہ کھاؤ؟"

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں، خواتین اور حضرات دونوں: کیا آپ سانپ سے بات کریں گے؟ کیا آپ کسی بھیانک رینگنے والے جانور سے بات کریں گے؟ اگر آپ ایک دن اپنے باغ میں کام کر رہے ہوں اور کوئی بدصورت رینگنے والا جانور جھاڑی کے پیچھے سے نکلے یا پتھر کے نیچے سے رینگ کر آئے، کیا آپ اس سے آرام سے بات چیت کریں گے؟ شاید نہیں۔ تو ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا ہوگا، "یہ چیز جسے سانپ کہا گیا ہے کیا ہے، اور اس نے اس کے ساتھ کھڑے ہو کر بات کیوں کی؟" میں ای ڈبلیو بولنگر کے ایک ضمیمے کا ایک حصہ پڑھوں گا، جو ان کی کتاب "دی کمپینین بائبل" سے لیا گیا ہے، جو کنگ جیمز ورژن پر مبنی ایک مطالعاتی بائبل ہے۔ لیکن اس ضمیمے کو پڑھنے سے پہلے، ای ڈبلیو بولنگر کو ان کے شاندار کام کے لیے خراج تحسین پیش کرنا ضروری ہے۔ وہ ایک سرشار مسیحی عالم تھے، جنہوں نے بہت زیادہ لکھا اور پرجوش طریقے سے تبلیغ کی۔ وہ وہی ہیں جن کی سوانح عمری کا ایک اقتباس ہم نے پچھلے سیشن میں پڑھا تھا جس میں ان کے مسیح کی طرف تبدیلی کے بارے میں بات کی گئی تھی۔

ای ڈبلیو بولنگر نے اس کلاس کے لیے بہت سا بنیادی کام فراہم کیا، خاص طور پر کلامِ خدا کو درست طریقے سے سنبھالنے اور اس کی تشریح کے اہم نکات کے بارے میں۔ ان میں سے بہت سی چیزیں ای ڈبلیو

بولنگر سے آئی ہیں، اور ہم ان کی زندگی اور کام کے لیے بہت شکر گزار ہیں۔ بولنگر کی دیگر کتابیں جو آپ دیکھنا چاہیں گے وہ ہیں "ہاؤٹو اینجوائے دی بائبل"، جو کلام کی تشریح اور درست طریقے سے سنبھالنے کے اہم نکات کی بہت زیادہ تفصیلی وضاحت ہے۔ انہوں نے "وٹنس ان دی اسٹارز" نامی ایک شاندار کتاب لکھی۔ انہوں نے "بائبل میں بیان کے انداز" پر ایک کتاب لکھی، جو ایک ایسا موضوع ہے جسے ہم نے بمشکل چھوا ہے، لیکن کلامِ خدا کو سمجھنے اور درست طریقے سے سنبھالنے کے لیے یہ بہت اہم ہے۔ اور پھر، یقیناً، بولنگر کی سوانح عمری ہے جس سے ہم نے پڑھا تھا؛ لیکن ہم ان کی زندگی اور کام کی مکمل قدر کرتے ہیں اور اس وقت ان کے کام کو تسلیم کرنا چاہتے ہیں۔

یہ اقتباس ان کے کمپینین، تشریح شدہ مطالعاتی بائبل میں لکھے گئے ایک ضمیمے سے لیا گیا ہے جو اس سانپ کے تصور کو سمجھنے کے بارے میں بتاتا ہے، اور یہ بہت خوبصورت ہے۔

پیدائش 3 میں ہمارے پاس نہ تو تمثیل ہے، نہ افسانہ، نہ پراگنی داستان، نہ ہی کہانی، بلکہ بیان" کے انداز کے استعمال سے واضح کردہ لفظی تاریخی حقائق ہیں۔

تمام فکری الجھن اور متضاد تشریحات اس سے پیدا ہوئی ہیں کہ جو کچھ بیان کے انداز میں کہا گیا ہے اسے لفظی طور پر لیا گیا یا جو لفظی ہے اسے علامتی طور پر لیا گیا۔ بیان کا انداز کبھی بھی استعمال نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ لفظی معنی اور تاریخی حقائق کی حقیقت کو اجاگر کرنے، زور دینے اور شدت دینے کے لیے۔ تاکہ اگرچہ استعمال شدہ الفاظ حرف کے لحاظ سے بالکل درست نہ ہوں، وہ ان کے ذریعے پہنچائی جانے والی سچائیوں اور ان سے متعلق تاریخی واقعات کے لحاظ سے زیادہ سچے ہوں۔

ہم حوا کے سانپ کے ساتھ بات چیت کرنے کا تصور نہیں کر سکتے، لیکن ہم اسے ایک ایسی ہستی سے مسحور ہونے کے طور پر سمجھ سکتے ہیں جو بظاہر نور کا فرشتہ تھا، ایک شاندار فرشتہ جس کے پاس اعلیٰ اور ماورائی علم تھا۔

جب شیطان کو سانپ کہا جاتا ہے، تو یہ بیان کا انداز تشبیہ مضمرہ (ہائپوکاٹاسٹاسس) یا اشارہ ہے۔ اس کا مطلب سانپ نہیں ہے، جیسے کہ یہ اس وقت نہیں ہوتا جب دان کو پیدائش 49:17 میں اسی طرح کہا جاتا ہے، یا جب نیرو کو 2 تیمتھیس 4:17 میں شیر کہا جاتا ہے، یا جب ہیرودیس کو لوقا 13:32 میں لومڑی کہا جاتا ہے، یا جب یہوداہ کو شیر کا بچہ کہا جاتا ہے۔ یہ وہی انداز ہے جب متی 16:6 میں تعلیم کو خمیر کہا جاتا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ حقیقی اور سچی چیز مراد ہے۔ اگر بیان کا انداز اس طرح استعمال کیا جاتا ہے، تو اس کا مقصد سچائی کو زیادہ اثر انگیز طریقے سے بیان "کرنا ہے؛ اور یہ لفظ کے حرف سے زیادہ حقیقی چیز کا انداز ہونے کے لیے ہے۔

یہ ای ڈبلیو بولنگر کا کہنا ہے۔ یہ ایک شاندار وضاحت ہے۔ انہوں نے تشبیہ مضمرہ کے بیان کے انداز کا ذکر کیا، اور یہی وہ بیان کا انداز ہے جو پیدائش 3:1 میں استعمال ہوا ہے۔

تشبیہ مضمرہ کو سمجھنے میں آپ کی مدد کے لیے، ہم اس کا موازنہ کچھ دیگر بیان کے انداز سے کریں گے جو آپ کے لیے زیادہ مانوس ہو سکتے ہیں۔ اگر میں کسی کے ساتھ میز پر بیٹھا ہوں جو اپنا کھانا تیزی سے نگل رہا ہو، برتن پکڑ کر اپنی پلیٹ میں ڈھیر سارا کھانا ڈال رہا ہو، اپنے ارد گرد کے لوگوں کے پاس کیا ہے اس سے بے خبر ہو، اور کھاتے ہوئے بد تمیز آوازیں نکال رہا ہو، تو میں اس شخص سے کہہ سکتا ہوں، "تم جانتے ہو، تم سؤر کی طرح کھا رہے ہو۔" یہ ایک تشبیہ ہے؛ یہ ایک موازنہ ہے جو "کی طرح" یا "مثل" جیسے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ "تم سؤر کی طرح کھا رہے ہو۔" میں ایک مضبوط تر انداز استعمال کر سکتا ہوں جو کچھ زیادہ واضح ہو اور کہہ سکتا ہوں، "تم جانتے ہو، تم ایک سؤر ہو۔" اور اسے استعارہ کہتے ہیں۔ یہ "کی طرح" یا "مثل" جیسے الفاظ استعمال نہیں کرتا؛ بلکہ

صرف کہتا ہے، "تم ہو،" اور پھر بیان کا انداز استعمال ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، تشبیہ مضمرہ موازنہ کے ٹکڑوں کو چھوڑ دیتی ہے اور صرف کہتی ہے، "سؤر!" اور وہ شخص یقیناً بات سمجھ جائے گا۔

اب، جیسے ہی آپ اس کھانے کی میز کا تصور کرتے ہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ سمجھیں گے کہ میں اس شخص کے قد یا شکل، یا اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہوں کہ اس کے پاس ایک چونچ اور چھوٹے گول کان ہیں؟ بالکل نہیں! آپ جانتے ہوں گے کہ میں اس مخصوص طریقے کی طرف اشارہ کر رہا ہوں جس طرح وہ اس وقت برتاؤ کر رہا تھا؛ اور خدا اسی طرح بیان کے انداز کو استعمال کرتا ہے۔ لہٰذا، جب ہم پیدائش 3:1 میں سانپ کی بات کرتے ہیں، تو ہم کسی لمبے، پھسلنے والے جانور کی بات نہیں کر رہے جو اپنے پیٹ پر رینگتا ہو۔ ہم کسی بھیانک رینگنے والے جانور کی بات نہیں کر رہے۔ ہم ظاہری شکل کی بات نہیں کر رہے۔

تو، خدا یہاں کون سی خصوصیت کو اجاگر کرنا چاہتا ہے؟ یہ شیطان کا کردار ہے: چالاکی، عیاری، وہ طریقہ جس سے وہ اپنے ماحول میں گھل مل جاتا تھا۔ اور ای ڈبلیو بولنگر نے اپنے ضمیمے میں اشارہ کیا کہ یہ "سانپ" حقیقت میں حوا کے لیے کافی پرکشش ہوتا۔

دوبارہ، میں آپ سے پوچھتا ہوں، اگر آپ اپنے باغ میں کام کر رہے ہوں اور کوئی رینگنے والا جانور اچانک نکل آئے، کیا آپ چونک کر بھاگنا نہیں چاہیں گے؟ لیکن حوا ایک بات چیت میں پھنس گئی، تو خیال یہ ہے کہ وہ اپنے ماحول سے اس قدر ملتا جلتا تھا کہ وہ آہستہ سے نکلا اور اسے اپنے ساتھ بات چیت میں مشغول کر لیا۔

میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ سانپ کون ہے۔ میں نے اشارہ کیا ہے کہ سانپ شیطان ہے، اور یہ واقعی ایسا ہی ہے۔ اسے شیطان بھی کہا جاتا ہے۔ اور آپ شاید سوچ رہے ہوں گے، "شیطان وہاں کیسے پہنچا؟"

یہ وہ چیز ہے جسے ہم روح اور سچائی کی شراکت کی دیگر کلاسوں میں تفصیل سے دیکھیں گے، لیکن مختصراً، جب خدا نے آسمانوں اور زمین کو بنایا، اس کے پاس آسمانوں میں فرشتوں کا ایک گروہ تھا، اور تین فرشتوں کو رئیس فرشتوں کے طور پر جانا جاتا تھا۔ ان میں سے ایک نور کا فرشتہ تھا، اور یہ نور کا فرشتہ آسمانوں میں خدا کے خلاف بغاوت کر گیا اور خدا نے اسے آسمانوں سے نکال دیا۔ وہ زمین پر آیا، اور اس بغاوت میں، اس نے خدا کے ساتھ موجود فرشتوں کا ایک تہائی حصہ اپنے ساتھ کھینچ لیا۔ لہذا، شیطان زمین پر ہے اور اس کے ساتھ فرشتوں کا وہ گروہ ہے، جنہیں ہم بھوتوں کے طور پر سمجھتے ہیں۔ ہم اس کلاس میں بعد میں اور روح اور سچائی کی شراکت کی دیگر کلاسوں میں اس کے بارے میں مزید بات کریں گے۔

لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ سانپ تشبیہ مضمرہ (ہائپوکاٹاسٹاسس) کا بیان کا انداز ہے، اور یہ شیطان کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور پوری بات اس کے عیار، چالاک کردار کی ہے۔ وہ عورت سے کہتا ہے، "کیا خدا نے واقعی کہا کہ تم باغ کے کسی درخت سے نہ کھاؤ؟" ہمیں دیکھنا ہوگا کہ خدا نے واقعی کیا کہا:

پیدائش 2:16-17

اور خداوند خدا نے آدمی کو حکم دیا کہ "تم باغ کے ہر درخت سے کھانے کے لیے آزاد ہو، لیکن نیک و بد کے علم کے درخت سے نہ کھانا، کیونکہ جب تم اس سے کھاؤ گے، تم ضرور مر جاؤ گے۔"

خدا نے کہا: تم ہر درخت سے کھانے کے لیے آزاد ہو سوائے نیک و بد کے علم کے درخت کے۔ اس سے کھاؤ گے تو تم ضرور مر جاؤ گے۔ لیکن شیطان نے، جب وہ حوا کے پاس آیا، کہا، "کیا خدا نے واقعی کہا کہ تم باغ کے کسی درخت سے نہ کھاؤ؟" یہ وہ نہیں جو خدا نے کہا۔ اور کوئی غلطی نہ کریں، شیطان کو بالکل معلوم تھا کہ خدا نے کیا کہا، لیکن وہ اسے توڑ مروڑ کر حوا کو بات چیت میں پھنسانے کی کوشش کر رہا تھا، اور اس کے جواب کو دیکھیں:

پیدائش 3:2-3

عورت نے سانپ سے کہا، "ہم باغ کے درختوں کے پھل کھا سکتے ہیں، لیکن خدا نے کہا، 'تم اس درخت سے جو باغ کے بیچ میں ہے نہ کھانا، اور نہ اسے چھونا، ورنہ تم مر جاؤ گے۔'"

ذرا ٹھہریں! پیدائش 2:16 پر واپس جائیں اور یہاں موازنہ کریں۔ خدا نے کہا، "تم کھانے کے لیے آزاد ہو"؛ حوا نے اسے چھوڑ دیا۔ حوا نے کہا کہ درخت کو چھونا نہیں ہے۔ یہ پیدائش 2:16 میں کہاں ہے؟ اور پھر اس نے کہا، "ورنہ تم مر جاؤ گے،" لیکن خدا نے کہا، "تم ضرور مر جاؤ گے۔" اور اسی لیے، اس کلاس میں، ہم کلامِ خدا کی ساکھ کے بارے میں اتنا زور دیتے ہیں۔ جب خدا بولتا ہے، وہ جانتا ہے کہ وہ کیا کہتا ہے، وہ جو کہتا ہے اس کا مطلب رکھتا ہے، اور وہ جو مطلب رکھتا ہے وہی کہتا ہے۔ یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اس کی درستگی کو سمجھیں اور اس کی ساکھ پر قائم رہیں۔ اور اس لمحے، انسانیت کے لیے اس نازک لمحے پر، حوا نے ایک لفظ شامل کیا؛ اس نے ایک جملہ شامل کیا؛ اس نے الفاظ چھوڑ دیے؛ اس نے خدا کے کلام کو بدل دیا؛ اور پھر شیطان کو معلوم ہوا کہ وہ اسے پھنسا چکا ہے۔

پھر، پیدائش 3:4-5 میں، شیطان اپنی حتمی چال چلتا ہے۔

پیدائش 3:4-5

سانپ نے عورت سے کہا، "تم ضرور نہیں مرو گے۔ کیونکہ خدا جانتا ہے کہ جب تم اس سے کھاؤ گی، تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی، اور تم خدا کی مانند ہو جاؤ گی، نیک و بد کو جانتے ہوئے۔"

میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیا یہ سچا بیان تھا؟ یہ بالکل سچا بیان تھا۔ اور یہ شیطان کی حکمت عملی کا حصہ ہے جو آج بھی جاری ہے۔ وہ سچ اور غلطی کو ملا دیتا ہے۔ یہ فریب کا حصہ ہے، یہ اس کی چالاکی کا حصہ ہے، اور وہ آج بھی ہماری زندگیوں میں اسی طرح کام کرتا ہے۔ ہمیں، کلامِ خدا کے کارکنوں کے طور پر، اس بات سے آرام دہ ہونا پڑے گا کہ ہم سچ کے حصوں اور فریب کے حصوں کے درمیان فرق جان سکیں۔

:ہم پیدائش 3:6 الف میں دیکھتے ہیں

پیدائش 3:6 (پہلا حصہ)

جب عورت نے دیکھا کہ اس درخت کا پھل کھانے کے لیے اچھا ہے، آنکھوں کو خوشنما ہے، اور حکمت حاصل کرنے کے لیے بھی مطلوب ہے، تو اس نے اس میں سے کچھ لیا اور کھایا۔

یہاں ایک بہت اہم تفصیل ہے: "جب عورت نے دیکھا..." ہمارے پانچ حواس ہمیں بہت آسانی سے دھوکہ دے سکتے ہیں۔ اس نے دیکھا: یہ درست لگا؛ یہ کھانے کے لیے اچھا لگا، آنکھوں کو خوشنما تھا، مطلوب تھا۔ یہ سب چیزیں ہمارے پانچ حواس اور ہمارے جذبات سے متعلق ہیں، اور آج بھی یہ اسی طرح کام کرتا ہے۔ ہم اپنی زندگی میں کبھی کبھار ایسی جگہوں پر خود کو پاتے ہیں جہاں ہمیں لگتا ہے کہ ہمارے پانچ حواس ہمیں بالکل سچ بتا رہے ہیں۔ چیزیں درست لگتی ہیں۔ مثال کے طور پر، میری ایک جاننے والی ہے جو ایک بہت مشکل ازدواجی صورتحال میں ہے اور اس نے زناکاری، یعنی غیر ازدواجی تعلقات کی طرف رجوع کیا۔ اس کے ذہن میں یہ درست لگتا ہے کیونکہ اس کی شادی بہت تکلیف دہ ہے۔ وہ اپنی صورتحال سے اتنی ناخوش ہے اور کہتی ہے، "یقیناً خدا چاہتا ہے کہ میں مطمئن ہوں؛ یقیناً خدا چاہتا ہے کہ میں خوش ہوں، اور یہ درست لگتا ہے۔" لیکن، خواتین و حضرات، ہمیں سچ کو غلطی سے الگ کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ ہمیں شیطان کے فریب اور کلامِ خدا کی سچائی کے درمیان فرق کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

:پیدائش 3:6ب سے 7 تک جاری رکھتے ہیں

پیدائش 3:6-7

اس نے اپنے شوہر کو بھی، جو اس کے ساتھ تھا، کچھ دیا اور اس نے کھایا۔ تب ان دونوں کی آنکھیں کھل گئیں، اور انہیں معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں؛ سو انہوں نے انجیر کے پتے سیتے اور اپنے لیے کمر بند بنائے۔

یہ کتنی طاقتور آیت ہے۔ انہیں معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں اور وہ عیار ہیں۔ یہ سب لفظ "ننگے" میں شامل ہے۔ میں آپ کو اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ پیدائش 2:25 میں، "آدمی اور اس کی بیوی دونوں ننگے تھے" ایک ہی عبرانی لفظ ہے۔ پیدائش 3:1 میں، "سانپ سب سے زیادہ عیار تھا" ایک بہت قریب کا عبرانی لفظ ہے۔ ننگے ہونے کا لفظ عبرانی میں عارم ہے، اور عیار ہونے کا لفظ عبرانی میں عاروم ہے۔ یہ دونوں الفاظ کتنے ملتی جلتی آواز رکھتے ہیں، اور اہم بات یہ نوٹ کرنا ہے کہ ان کے حروف صحیح ایک جیسے ہیں۔ جب عبرانی زبان سب سے پہلے لکھی گئی، تو اس میں صرف حروف صحیح تھے سوائے دو حروف علّت کے، لیکن وہ دو حروف علّت عارم اور عاروم میں موجود نہیں تھے۔ لہٰذا، کلام کو جیسے لکھا گیا اسے پڑھنے اور سمجھنے میں سیاق و سباق کو سمجھنا اہم تھا؛ اور، یقیناً، یہ سمجھ نسلوں تک بیان کی گئی اور منتقل ہوئی۔ پھر، کچھ عرصے بعد، مسوریٹس نے، جب وہ متن کے ساتھ کام کر رہے تھے، فرق کو واضح کرنے کے لیے نقطوں کا اضافہ کیا۔

ہمارے پاس انگریزی زبان میں بھی اسی طرح کی چیز ہے۔ جب دو الفاظ ایک جیسے لگتے ہیں لیکن ان کے معنی مختلف ہوتے ہیں، اور یہ سوال ہو سکتا ہے کہ کون سا معنی درست ہے، تو ہم اسے لفظوں کا کھیل کہتے ہیں۔ اس مثال میں یہ بالکل لفظوں کا کھیل نہیں ہے کیونکہ لفظوں کے کھیل میں، اگرچہ دونوں معنی لفظ کے لیے درست ہوتے ہیں، صرف ایک ہی مناسب ہوتا ہے۔ یہاں پیدائش 3:7 میں–"ان کی آنکھیں کھل گئیں، انہیں معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں"–دونوں معنی مناسب ہیں۔ دونوں الفاظ یہاں فٹ بیٹھتے ہیں۔ وہ عیار تھے اور وہ ننگے تھے، اور وہ یہ جانتے تھے۔ انہیں نیک و بد کا علم ہو گیا تھا۔ یہ وہ لمحہ ہے جب گناہ دنیا میں داخل ہوا۔ یہ وہ

لمحہ ہے جب انسانیت نے گناہ کی فطرت اپنائی اور وہ جانتے تھے کہ وہ ننگے ہیں اور عیار ہیں، جیسا کہ ہم پیدائش 3:8-9 میں دیکھتے ہیں:

پیدائش 3:8-9

تب آدمی اور اس کی بیوی نے خداوند خدا کی آواز سنی جب وہ دن کی ٹھنڈک میں باغ میں چل رہا تھا، "اور وہ خداوند خدا سے باغ کے درختوں کے درمیان چھپ گئے۔ لیکن خداوند خدا نے آدمی کو پکارا، "تم کہاں ہو؟

آدم اور حوا نے کیوں چھپنے کی کوشش کی؟ انہوں نے کیوں خود کو ڈھانپا؟ کیونکہ وہ کھلا پن- ننگے اور کھلے ہونے کا وہ شاندار حصہ، ختم ہو گیا تھا؛ وہ ٹوٹ گیا تھا۔ خوف گناہ کی فطرت کا حصہ ہے، اور انہوں نے خوف سے خود کو ڈھانپا؛ وہ خدا سے خوفزدہ ہو کر چھپ گئے۔ لیکن خداوند خدا نے آدمی کو پکارا، "تم کہاں ہو؟" اس آیت کو پہلی بار پڑھنے پر، کوئی سوچ سکتا ہے کہ خدا ایک پیچھا کرنے والے کی طرح ہے-ایک پیچھا کرنے والا جو ناگزیر طور پر اسے ڈھونڈلے گا جس کی وہ تلاش کر رہا ہے۔ لیکن یہ آیت دراصل خدا کے ایک مختلف دل کو ظاہر کرتی ہے -وہ خدا جو اس انسانیت کے ساتھ رفاقت میں رہنے کے لیے پکار رہا ہے جسے اس نے بنایا، اور یہ رفاقت اس لیے ٹوٹ گئی کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی۔ گناہ دنیا میں داخل ہو گیا تھا، اور خدا نے پکارا، ""تم کہاں ہو؟

پیدائش 3:10-12 میں پڑھنا:

پیدائش 3:10-12

اس نے جواب دیا، "میں نے تیری آواز باغ میں سنی اور میں ڈر گیا۔ میں اس لیے ڈرا کیونکہ میں ننگا [عارم] تھا؛ سو میں چھپ گیا۔" اور اس نے کہا، "تمہیں کس نے بتایا کہ تم ننگے ہو؟ کیا تم نے اس

درخت سے کھایا جس سے میں نے تمہیں نہ کھانے کا حکم دیا تھا؟" آدمی نے کہا، "عورت جو تو نے میرے ساتھ رکھی، اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا، اور میں نے کھایا۔"

الزام تراشی اور بہانہ سازی ہماری گناہ آلود فطرت کا حصہ ہیں، وہ زوال یافتہ فطرت جو ہمیں اسی لمحے سے ورثے میں ملی جب آدم اور حوا نے نافرمانی کی اور خدا کے حکم کو توڑا۔

پھر خدا ان سے جواب دیتا ہے، لیکن پہلے وہ سانپ سے مخاطب ہوتا ہے۔ پیدائش 3:14 میں:

پیدائش 3:14

سو خداوند خدا نے سانپ سے کہا، "چونکہ تو نے یہ کیا، اس لیے تو سب مویشیوں اور سب جنگلی جانوروں سے زیادہ ملعون ہے! تو اپنے پیٹ پر رینگے گا اور اپنی زندگی کے سب دنوں میں خاک کھائے گا۔"

یہ ایک بیان کا انداز ہے جو مکمل شکست اور ذلت کی تصویر پیش کرتا ہے۔ آپ اس انداز کو دیگر آیات میں دیکھ سکتے ہیں؛ زبور 25:44 اور 72:9 دونوں میں اسی طرح کا انداز ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ خدا اس ذلت اور مکمل شکست کی بات کر رہا ہے جو وہ سانپ پر اس کے کیے کی وجہ سے لائے گا۔ اور پھر آیت 15 میں نجات دہندہ کی آمد کی عظیم پیشین گوئی ہے:

پیدائش 3:15

اور میں تیرے اور عورت کے درمیان، اور تیری نسل اور اس کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا؛ وہ تیرا سر کچل دے گا اور تو اس کی ایڑی پر وار کرے گا۔"

یہ نجات دہندہ کی آمد کی پہلی عظیم پیشین گوئی ہے جو انسانیت کو اس زوال یافتہ حالت سے نجات دلانے کے لیے آئے گا۔ اس آیت میں الہیاتی کا ایک اہم حصہ ہے۔ ہمارے پاس ماضی کی طرف دیکھنے کا اعزاز ہے۔ ہمارے پاس پوری بائبل ایک ساتھ جمع ہے، اور ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کیسے باب در باب اور کتاب در کتاب بنتی ہے۔ ہم اس آیت کو دیکھتے ہیں اور اس میں وقت کا فاصلہ دیکھتے ہیں۔ ہم نجات دہندہ کی آمد کا وقت دیکھتے ہیں اور اس کی پہلی آمد میں، دشمن اسے مصلوب کرتا ہے؛ یہ ایڑی پر وار ہے۔ اور پھر ہم دوسری آمد دیکھتے ہیں، جس میں خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح واپس آتا ہے اور وہ شیطان کا سر کچل دیتا ہے۔ لیکن جب یہودی اس آیت کو پڑھتے تھے، مسیحا کی طرف دیکھتے ہوئے، ان کے پاس یہ نقطہ نظر بالکل نہیں تھا۔

آپ اپنے آپ سے پوچھ رہے ہوں گے: "اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ یہ تو دین کی بات ہے۔" یہ بہت بڑا فرق ڈالتا ہے، کیونکہ انہوں نے جو دیکھا وہ ایک آمد تھی۔ انہوں نے ایک جنگ دیکھی۔ انہوں نے توقع کی کہ ایک بادشاہ زمین پر آئے گا، جنگ لڑے گا، اور جب وہ وہ جنگ جیت لے گا تو ایک بادشاہی قائم کرے گا۔ اور اس آیت میں انہوں نے واروں کا تبادلہ دیکھا: ایڑی پر ایک وار، اور آخر میں سر کا کچلا جانا۔

یہ وضاحت کرتا ہے کہ رسولوں اور شاگردوں کو یسوع اور اس کی نرم طبیعت کے بارے میں اتنا الجھن کیوں تھی، اور یہ کہ وہ چلتا اور سکھاتا تھا۔ وہ بار بار پوچھتے رہے: "کیا اب ہے؟ کیا تم اب بادشاہی قائم کرو گے؟" حتیٰ کہ زمین پر اس کے آخری لمحات میں، "کیا تم اب بادشاہی بحال کرو گے؟" اس آیت میں انہوں نے جو دیکھا اور ان کے زمانے کے نقطہ نظر سے سمجھنا بہت، بہت اہم ہے، اور ہم اس کے بارے میں بعد میں مزید بات کریں گے۔

پیدائش 3:17 میں:

پیدائش 3:17

اس نے آدم سے کہا، "چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات سنی اور اس درخت سے کھایا جس کے بارے میں میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ 'تم اس سے نہ کھانا،' اس لیے تیری وجہ سے زمین ملعون ہے ..."

یہ گناہ کی فطرت کے داخلے اور انسانیت کے زوال کے دوسرے تباہ کن نتائج میں سے ایک ہے: اس مقام سے آگے زمین ملعون ہے۔ آپ رومیوں میں پڑھ سکتے ہیں کہ یہ اب بھی ملعون ہے، اور زمین پر لعنت اس وقت تک نہ اٹھے گی جب تک آخری جنت قائم نہ ہو جائے۔ یہ مکاشفہ کی کتاب، باب 22 میں درج ہے۔ تو زمین ملعون ہے۔

پیدائش 3:21 میں کہا گیا:

پیدائش 3:21

اور خداوند خدا نے آدم اور اس کی بیوی کے لیے کھالوں کے لباس بنائے اور انہیں پہنائے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں، کون سا جانور رضاکارانہ طور پر اپنی کھال اتار کر خدا کو لباس بنانے کے لیے دے گا؟ کوئی نہیں، یقیناً۔ یہ کتنا مضحکہ خیز ہے۔ یہ پہلا خون بہانا ہے۔ یہ بائبل میں درج پہلی قربانی ہے، جو خدا نے آدم اور حوا کی فوری موت مانگنے کے بجائے کرنے کا انتخاب کیا، جو اس نے پیدائش 2:16 میں حکم دیا تھا۔ اس کا اختیار تھا کہ وہ کفارہ دینے والی قربانی، معافی پیش کرے۔ یہ پہلا عارضی کفارہ تھا۔ آدم اور حوا کے باغ سے اخراج کے بعد، بہت ساری عارضی کفارہ کی قربانیاں ہوئیں یہاں تک کہ ہمارا ایک بار کے لیے سب کا کفارہ، ہمارا نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح میں کفارہ، آخر کار انسانیت کے لیے آیا۔

:پیدائش3:22

پیدائش3:22

اور خداوند خدا نے کہا، "آدمی اب ہم میں سے ایک جیسا ہو گیا ہے، نیک و بد کو جاننے والا۔ اسے اپنا ہاتھ بڑھا کر زندگی کے درخت سے بھی لینے اور کھانے اور ہمیشہ زندہ رہنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔"

اور یہ ہمارے لیے بہت سچ ہے۔ ہم نیک و بد کو جانتے ہیں؛ ہم میں ننگے اور عیار دونوں ہونے کی صلاحیت ہے -اور یہ ہمارا انتخاب ہے۔ ہم کون سا انتخاب کرتے ہیں؟ اسی لیے لوقا 11 میں یسوع نے اپنی تعلیم میں یہ خوبصورت بیان دیا کہ اپنی سمجھ کو اندھیرے سے بھرنے نہ دو بلکہ اسے نور سے بھر دو۔ اپنی سمجھ کو برا نہ ہونے دو۔ بات یہ ہے کہ یہ ہو سکتی ہے، کیونکہ زوال کے بعد سے ہم خدا کی مانند ہو گئے ہیں، نیک و بد کو جاننے والے، اور یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم کون سا انتخاب کریں۔

میں اس سیشن کو رومیوں 5 کی طرف جا کر ختم کرنا چاہوں گا۔ ہم نے انسانیت کے تباہ کن زوال اور نجات دہندہ، ایک بچانے والے کی وعدہ شدہ پیشین گوئی دیکھی ہے۔

:رومیوں5:12، 18 کی طرف رجوع کریں

رومیوں5:12

اس لیے، جیسے ایک آدمی کے ذریعے گناہ دنیا میں داخل ہوا، اور گناہ کے ذریعے موت، اور اس طرح موت سب انسانوں تک پہنچی، کیونکہ سب نے گناہ کیا...

رومیوں 5:18

نتیجتاً، جیسے ایک خطا کے نتیجے میں سب انسانوں کے لیے سزا آئی، اسی طرح ایک نیک عمل کے نتیجے میں سب انسانوں کے لیے وہ جواز آیا جو زندگی دیتا ہے۔

خواتین و حضرات، وہ مسیحا جس کی پیشین گوئی پیدائش 3:15 میں کی گئی تھی، وہ آیا۔ وہ آپ کے لیے اور میرے لیے آیا، اور ہم میں اسے انتخاب کرنے کی صلاحیت ہے۔

خدا آپ کو برکت دے۔